مغفرت
اور جنت

کے حصول
کے لئے

7 اہم
اوصاف

آل عمران
133 تا 136
کی روشنی میں

مرتب
محمد عمر خان

6 تفاسیر
سے ماخوذ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	مغفرت اور جنت کے حصول کیلئے 7 اہم اوصاف
جمع وترتیب	محمد عمر خان — Designing & Setting IRFAN ASLAM
تعداد اشاعت	1000 — ایڈیشن اول — شوال 1443ھ // مئی 2022ء
پبلشرز	حی علی الفلاح® محمد عمر خان 0300-6366221 0334-6066221

اس کتابچہ کی تیاری کے لئے مندرجہ ذیل تفاسیر سے مدد لی گئی ہے

1	تیسیر القرآن	مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ
2	معارف القرآن	مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ
3	تفہیم القرآن	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ
4	دعوۃ القرآن	حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ
5	تفسیر ابن کثیر	حافظ عماد الدین ابوالفدا ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
6	بیان القرآن	ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

سند

مغفرت اور جنت کے حصول کیلئے 7 اہم اوصاف کے اس مجموعے میں درج ہر لفظ کو میں نے حرف بحرف پورے غور وخوض اور نظر عمیق سے دیکھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس میں کتابت، اعراب، صحت لفظی اور خوشخطی کو بطریق احسن ملحوظ رکھا گیا ہے اور ممکنہ حد تک مکمل مسودہ ہر قسم کی اغلاط سے مبرأ ہے۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاء

محمد زبیر شیخ پی ایچ ڈی سکالر (علوم اسلامیہ) فاضل جامعہ محمدیہ ملتان

ملنے کا پتہ

محمد عمر خان — حی علی الفلاح® پبلشرز اینڈ پرنٹرز

061-4586619 061-4588801

0334-6066221

پرانی غلہ منڈی گلی بن لوہاراں، بوہڑ گیٹ ملتان

0300-0322 / 0310-0347 6366221

mukmultan@gmail.com

www.facebook.com/umarkhan061

مغفرت اور جنت کے حصول کے لئے 7 اہم اوصاف

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

ترجمہ اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑ کر چلو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ ان خدا ترس لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگ دستی (ہر حال) میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی نیک لوگوں سے اللہ محبت رکھتا ہے۔ ایسے لوگوں سے جب کوئی فحش کام ہو جاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکے؟ اور وہ دیدہ دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں یہ ہے کہ وہ انہیں معاف کر دے گا اور ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ (نیک) عمل کرنے والوں کا کیسا اچھا بدلہ ہے۔ (3: آل عمران: 136-133)

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

ترجمہ اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت اور بخشش کی طرف

ایک اور جگہ قرآن مجید میں آیا...... وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝

ترجمہ جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں وہ اُس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ (83: مطففین: 26)

★ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیک عمل کرنے میں جلدی کرو ایسے فتنوں کے آنے سے پہلے جو سیاہ رات کی تاریکی کی طرح رونما ہوں گے۔ تب صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر۔ (مسلم: 118)

★..... سَارِعُوْٓا دوڑ کر چلو، دوڑ کر وہی چلے گا اور اسکی مغفرت حاصل کرنے کی دوڑ دھوپ وہی کرے گا جس کو جنت کے حصول کی طلب ہوگی اور اپنے گناہ کا احساس ہوگا اور اس گناہ کو ختم کرنا چاہتا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ترغیب دے رہے ہیں کہ اگر میری مغفرت تمہیں حاصل ہوگئی تو پھر جنت تمہاری ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ دوڑ کون سکتا ہے؟ جو سو رہا ہے یا جو لیٹا ہوا ہے یا بیٹھا ہوا ہے وہ کبھی دوڑ نہیں سکتا، صرف وہ شخص دوڑ سکتا ہے جو چل رہا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت میں ترغیب دی ہے کہ

★......سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾

ترجمہ (دوڑو اور) ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کے برابر ہے۔ جو اُن لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (الحدید:57:21)

★..... وَجَنَّةٍ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت مانگو تو فردوس مانگو، وہ سب سے اونچی اور اچھی جنت ہے اور اس کی چھت رب کریم کا عرش ہے۔ (بخاری:2790، مسند احمد:8419)

★..... عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اللہ تعالیٰ نے جنت کی صفت یہ بیان فرمائی کہ اس کا عرض آسمانوں اور زمین جیسا ہے گویا اس سے مقصود جنت کی ایسی لامحدود وسعت کا اظہار ہے جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتی۔۔۔۔۔ عموماً عرض چھوٹا ہوتا ہے اور طول بڑا ہوتا ہے۔ سوچئے! اگر جنت کا عرض زمین اور آسمان جتنا ہے تو اس کا طول کتنا ہوگا۔

★..... اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ تقویٰ والوں کے لئے تیار کی گئی۔ تقویٰ ہر نیکی کی جڑ ہے۔ کون ہیں یہ تقویٰ والے؟ وہ، جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے ہوں۔ جن کی زندگی کا مرکز اور محور اللہ تعالیٰ کی ذات ہو اسی کی عبادت ہو اور اس کی نافرمانی کر کے اس کو ناراض کرنا گوارا نہ ہو۔ ایسا شخص گناہوں سے بچ بچ کر چلتا ہے۔ احتیاط کے ساتھ زندگی گزارنے کا نام ''تقویٰ'' ہے۔ ''تقویٰ'' اس دنیا کی زندگی میں حرام کاموں سے اور شک میں ڈالنے والے کاموں سے بچ کر چلنے کا نام ہے۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ انسان اللہ سے ڈرے اور حرام کام بھی کرے۔

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! تمہاری اپنی ذات کو نہ کسی گورے کے مقابلہ میں بڑائی حاصل ہوسکتی ہے اور نہ کسی کالے کے مقابلہ میں۔ البتہ تقویٰ (یعنی خوف خدا) کی وجہ سے تم کسی کے مقابلہ میں بڑے ہوسکتے ہو۔ (مسند احمد:23489)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ

ترجمہ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔ (49:الحجرات:13)

☆......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (اپنے دل کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا:

اَلتَّقْوٰی ھَاھُنَا یعنی تقویٰ دل کے اندر کی کیفیت کا نام ہے۔ (مسلم:2564)

★......''تقویٰ'' یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی کی ملامت اور برائی کی پروا نہ کرے اور ہمیشہ انصاف پر قائم رہے اگرچہ انصاف کرنے میں خود اپنے نفس یا اپنی اولاد یا ماں باپ ہی کا نقصان ہوتا نظر آ رہا ہو اور کوئی آدمی اس وقت تک حق تقویٰ ادا نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ اپنی زبان کو محفوظ نہ رکھے۔ نیز تقویٰ کا صحیح اندازہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب ہم اکیلے ہوتے ہیں اور اندھیرے میں ہوتے ہیں اور ہمیں کوئی دیکھ نہیں رہا ہوتا اور ہم ہر طرح کی برائی اور گناہ کرسکنے کے باوجود اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

جنت میں داخلہ کے لئے پہلی صفت

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ

یعنی وہ اپنے مالوں کو ہر حال میں خرچ کرتے ہیں خواہ خوشحال ہوں یا بدحال

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر (بخاری:6023)

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سائل کو واپس نہ بھیجو اور کچھ نہ ہو تو بکری کے پاؤں کی کھر ہی دے دو۔ (مسند احمد:16648)

★......ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دی تو عُلبہ بن زید نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پاس کوئی چیز صدقہ کرنے کے لئے نہیں ہے۔ البتہ میں اپنی قوم میں عزت دار سمجھا جاتا ہوں میں اپنی عزت کی خیرات کرتا ہوں کہ ''آئندہ کوئی آدمی مجھے کتنا ہی برا بھلا کہے میں اس سے ناراض نہیں ہوں گا۔'' (مسند بزار:3387)

★...... قابل غور بات یہ ہے کہ "یُنْفِقُوْنَ" کا لفظ آیا مگر یہ نہیں فرمایا کہ کیا خرچ کرو یہاں مراد صرف مال و دولت نہیں بلکہ خرچ کرنے کی ہر چیز داخل ہے مثلاً "اپنی صلاحیت" اللہ کی راہ میں خرچ کرنا "اپنی صحت" کو اللہ کے کام میں خرچ کرنا "اپنی طاقت" کو اللہ کے دین کی اقامت میں خرچ کرنا اور اپنے وقت کو دین کے فروغ میں صرف کرنا۔

دوسری صفت

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ ...... اور غصہ پی جاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

ترجمہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور اگر غصہ آجائے تو درگزر کر جاتے ہیں۔ (42:الشوریٰ:37)

★......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں جو کشتی میں کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھے۔ (بخاری:6114)

★......رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کئی مرتبہ یہی فرمایا کہ غصہ مت کیا کرو (بخاری:6116)

★......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! سنو: جنت کے اعمال سخت اور مشکل ہیں اور جہنم کے اعمال آسان اور سہل ہیں۔ نیک بخت وہی ہیں جو فتنوں سے بچ جائے، کسی اور گھونٹ کا پینا اللہ کو اتنا پسند نہیں جتنا غصہ کے گھونٹ کا پی جانا پسند ہے ایسے شخص کے دل میں ایمان رچ بس جاتا ہے۔ {مسند احمد 3015}

★......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص باوجود قدرت کہ اپنا غصہ ضبط کر لے اسے اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کر لے۔ (مسند احمد:15637)

★......دراصل غصہ میں انرجی استعمال ہوتی ہے تو جب ہماری انرجی Negative چیزوں میں استعمال ہونے لگتی ہے تو Positive کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔ اسلام کا کمال یہ ہے کہ وہ انسان کی ایسی قوتوں کو Chanalise کرتا ہے اور صحیح Direction پر لگاتا ہے جس کا دنیا اور آخرت میں فائدہ ہو لیکن شیطان ہماری تمام صلاحیتوں کو منفی پوائنٹ پر لگا کر صلاحیتیں اور وقت دونوں ضائع کراتا ہے۔

انسان کو غصہ آنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ دوسرے کو کمتر سمجھتا ہے۔ غصہ کی ایک بڑی وجہ تکبر بھی ہے۔ تکبر اپنے مال پر، اپنے Status پر، اپنے علم پر، اپنی شکل وصورت پر اور اپنے عہدے وغیرہ پر ہوتا ہے۔

★......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تکبر کی تعریف یہ ہے کہ لوگوں کو حقیر سمجھا جائے اور حق کا انکار کیا جائے۔ (مسلم:91)

غصہ کا علاج

سب سے پہلے تو یہ یاد کرے کہ میں کیا چیز ہوں۔ میری حیثیت کیا ہے؟ اگر کسی غریب پر غصہ آ رہا ہو تو اپنے آپ کو اس جگہ رکھ کر سوچے کہ سب سے زیادہ طاقتور تو اللہ تعالیٰ ہے اگر آج مجھے تھوڑی سی قوت حاصل ہوگئی تو میں اس پر غصہ کر رہا ہوں۔ مجھ سے نجانے کتنی غلطیاں ہوتی ہیں۔

★......جب غصہ آئے تو فوراً تعوذ پڑھ لے۔ دو آدمی ایک جگہ لڑ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان کو ایک ایسا کلمہ بتا سکتا ہوں کہ اگر یہ پڑھ لیں تو ان کا غصہ جاتا رہے اور وہ ہے "تعوذ" اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (بخاری:6115)

★......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر غصہ آئے اور کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں، بیٹھے ہوں تو لیٹ جائیں۔ (ابوداؤد:4782)

★......آپ ﷺ نے فرمایا: آگ پانی سے بجھتی ہے اس لئے غصہ آنے پر فوراً وضو کرلیں (ابوداؤد 4784)

★......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو خاموشی اختیار کر لے (یعنی چپ ہو جائے کوئی جواب نہ دے تو دوسرا شخص خود بخود خاموش ہو جائیگا) (مسند احمد:2136)

★...... غصے کے وقت فوراً اللہ کا ذکر دل میں کرنا شروع کر دے یا پھر وہاں سے اٹھ کر فوراً چلا جائے اور یہ احساس فوراً دل میں لے آئے کہ جو کچھ زبان سے غصے میں کہا جا رہا ہے وہ لکھا بھی جا رہا ہے اور آخرت میں اس کا حساب بھی دینا ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝١٨ (ق:50:18)

ترجمہ کوئی لفظ اسکی زبان سے نہیں نکلتا مگر اسے محفوظ کرنے کیلئے ایک مستعد نگراں موجود ہوتا ہے

نوٹ یہ بات یاد رکھیں کہ غصہ آنا بری بات نہیں لیکن غلط جگہ پر، غلط موقع پر بُری چیز بن جاتا ہے۔ اگر برائی پھیل رہی ہو، دین بدنام ہو رہا ہو، اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہو رہی ہو، ان باتوں پر غصہ نہ آنا، ایمان کی کمزوری ہے لیکن خاص بات یہ ہے کہ اس موقع پر غصہ کے ساتھ حکمت عملی بھی بہت ضروری ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم دین کے احکامات کا مذاق اڑتا دیکھتے ہیں تو ہمیں کبھی غصہ نہیں آتا۔ مگر ہماری ذات کو اگر کوئی کچھ کہہ دے تو ہم غصہ میں لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

تیسری صفت

وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ جولوگوں کومعاف کردیتے ہیں

ایک اورجگہ فرمایا: فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا

ترجمہ معاف کرواور درگزر سے کام لو۔ (2:البقرۃ:109)

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ سے مال نہیں گھٹتا۔عفوودرگزر کرنے سے انسان کی عزت بڑھتی ہے۔تواضع اور عاجزی کرنے والے کواللہ تعالیٰ بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔ (مسلم:2588)

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اعلان ہوگا جن لوگوں کا اللہ پر کوئی حق ہے وہ کھڑے ہوجائیں تو اس وقت صرف وہ لوگ کھڑے ہوں گے جنہوں نے اس دنیا میں لوگوں کے ظلم کومعاف کردیا ہوگا۔ (المعجم الاوسط:1998)

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دل چاہتا ہے کہ قیامت میں اس کی عمارت بلند ہواور اس کے درجات بہت اونچے ہوں تو وہ اسے معاف کردے جس نے اس پر ظلم کیا ہو۔اسے دے جس نے اسے محروم کیا ہو۔اس سے جڑ جائے جس نے اس سے قطع تعلقی کی ہو۔ (حاکم:3161)

★......اکثر معاف کردینے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَبَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ﴿۳۴﴾ (41:حم سجدۃ:34)

ترجمہ نیکی اور بدی (برائی) برابر نہیں ہوسکتے۔آپ برائی کونیکی سے دفع کریں جو بہترین ہو۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کے ساتھ جس کوعداوت (دشمنی) تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص آپ سے قطع تعلقی کرے آپ ان سے ملیں اور جو آپ پر ظلم کرے آپ اسے معاف کردیں اور جو آپ کے ساتھ برائی کرے آپ اس پر احسان کریں۔ (المعجم الاوسط:5064) ...... جبکہ ہمارا معاملہ اس حدیث کے بالکل برخلاف ہے۔

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی پر کوئی ظلم کیا ہو۔عزت کے معاملے میں یا کسی بھی چیز کے بارے میں، وہ آج کے دن ہی اس کومعاف کرالے اس سے پہلے کہ اس کے پاس نہ دینار ہوں نہ درہم (اس دن) جتنا ظلم کسی نے کیا ہوگا اتنی اس کی نیکیاں مظلوم کودے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تومظلوم کی برائیاں اس پر لاددی جائیں گی۔ (بخاری:2449)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یکا یک ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت نظر آنے لگے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! کس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میری امت کے دو آدمی رب العزت کے سامنے دوزانو بیٹھے ہیں ان میں سے ایک نے کہا: میرے رب! میرے بھائی سے میرا حق دلوایئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کیساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اسکے پاس تو اب کوئی نیکی باقی نہیں بچی۔ وہ شخص بولا: میرے رب! اگر اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہی تو وہ میرے گناہوں کا بوجھ اٹھائے۔ (یہ کہتے ہوئے) رسول صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے اور فرمایا: وہ دن بڑا ہی سخت ہوگا۔ لوگ اس کے بھی محتاج ہونگے کہ کسی طرح انکے گناہ ہی ہٹا لئے جائیں۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مانگنے والے سے کہا: ذرا اپنی نگاہ اوپر اٹھاؤ اور دیکھو۔ اس نے اوپر دیکھا تو بولا: سونے کے شہر اور سونے کے محل ہیں۔ موتیوں سے مرصع ہیں۔ یہ کسی نبی کے لئے ہیں؟ کس صدیق کے لئے ہیں؟ کس شہید کے لئے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس کی قیمت ادا کرے، اس کے لئے۔ وہ بولا: میرے رب! اس کی قیمت بھلا کون ادا کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو دے سکتا ہے۔ اس نے پوچھا: کیسے؟ فرمایا: اپنے بھائی کو معاف کر کے۔ وہ بولا ''میرے رب! میں نے اس کو معاف کر دیا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اسے جنت میں لے جا''۔۔۔ پھر اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اپنے درمیان صلح صفائی رکھو کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح صفائی کو پسند کرتا ہے۔ (مستدرک حاکم: 8718)

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا (بخاری: 6126) (اور نہ ہی غصہ کیا) ایک بدو نے کہا: مجھے بیت المال سے کچھ دیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں موجود کپڑا ازور سے کھینچا کہ گردن پر نشان پڑ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور بیت المال سے کچھ دینے کے لئے حکم دے دیا۔ (بخاری: 3149)

★......غصہ پی جانا اور معاف کر دینا دو الگ الگ کام ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص وقتی طور پر غصہ پی جائے اور بات دل میں رکھے اور پھر کسی وقت اس سے انتقام لے لے۔ گویا غصہ کو پی جانے کے بعد قصوروار کو معاف کر دینا ایک الگ اعلیٰ صفت ہے بلکہ معاف کر دینے سے مراد یہ ہے کہ

اس کے قصور کا تذکرہ بھی نہ کیا جائے اور اللہ ایسے ہی نیکوکار لوگوں سے محبت رکھتا ہے جن میں یہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔

چوتھی صفت

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں

احسان کا سب سے اعلیٰ درجہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

ترجمہ تو عبادت کرے اللہ کی اس طرح کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں کر سکتا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ (بخاری: 4777)

★...... ہر نیکی کو خواہ انفاق کی ہو، معاملات کی ہو، معاش سے تعلق ہو یا حقوق العباد سے معاملہ ہو۔ یہ تمام معاملات اس طرح کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور اس نیکی کا بدلہ میں اسی سے لوں گا۔

تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾

ترجمہ کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور بھی ہو سکتا ہے؟ (55: الرحمٰن: 60)

اور احسان کا بدلہ یہی ہے کہ احسان کرنے والے کے ساتھ احسان کیا جائے اور احسان کر کے کبھی جتلائے نہیں، اللہ پر چھوڑ دے۔

★...... ایک ہے کسی کا حق دینا، وہ تو فرض ہے۔ احسان حق سے بڑھ کر دینا ہوتا ہے۔ احسان کا درجہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ مثلاً زکوٰۃ فرض ہے۔ یہ کوئی احسان نہیں ہے لیکن فرض سے بڑھ کر ادا کرنا یہ احسان ہے۔ مثلاً آپ کسی بچی کی شادی کرا دیں۔ کسی کا مکان بنا دیں۔ کسی کا آپریشن کرا دیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں نے ہم پر احسان کیا ہے۔ یعنی ہم اس قابل تو نہیں تھے لیکن اس نے ہماری حیثیت سے زیادہ ہم سے تعاون کیا ہے۔

ان آیات کی تفسیر میں امام بیہقی نے اپنی کتاب ''شعب الایمان'' میں بہت دلچسپ واقعہ لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے علی بن حسین کو ایک مرتبہ ان کی کنیز وضو کروا رہی تھی۔ اچانک اس کے ہاتھ سے پانی کا برتن چھوٹ گیا اور آپ کے کپڑے گیلے ہو گئے۔ فطری بات تھی ان کو غصہ آ گیا۔ کنیز سمجھ گئی کہ ان کو سخت غصہ آ گیا ہے اس نے فوراً یہ آیت پڑھی وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور غصہ کو پی جاتے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ خاموش ہو گئے۔ کنیز نے دوسرا حصہ پڑھا: وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں یہ سنتے ہی کہنے لگے

کہ میں نے تجھے دل سے معاف کیا۔ وہ بہت ہوشیار تھی، کہنے لگی!

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اللہ احسان رکھنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

کہنے لگے کہ اچھا جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا۔ (شعب الایمان: 7964)

پانچویں صفت

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ

اور وہ لوگ جب کوئی بے حیائی یا فحش کام کر لیتے ہیں
یا اپنے اوپر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں
تو فوراً وہ اللہ کو یاد کر لیتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی 70 شاخیں ہیں، حیاء بھی انہی میں سے ایک ہے (مسلم: 35)

فحاشی ایسا گناہ جس کا اثر دوسروں تک پہنچے یا بڑھی ہوئی برائی۔ یعنی ایسی برائی جس سے حیاء اور شرم آئے اور انسان چاہے کہ کسی کو میرے اس گناہ کا علم نہ ہو۔ انسان کے اندر اگر حیاء نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں۔ جب ایمان میں کمی آتی ہے تو شرم وحیاء بھی کم ہونے لگتی ہے اور انسان فحش باتوں کی طرف اور فحش کاموں کی طرف رغبت کرنے لگتا ہے اور اس کا دل نیک کاموں میں کم اور گناہوں میں زیادہ لذت محسوس کرتا ہے اور شروع شروع میں انسان کو اس گناہ کے کام کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہے لیکن جب مسلسل وہ برا کام کرتا رہتا ہے تو شرم محسوس ہونی ختم ہو جاتی ہے۔

★......انسان جب بھی کسی سخت بدبو والی جگہ پر جاتا ہے تو شروع میں اس کو شدید بدبو آتی ہے لیکن کچھ دیر بعد اس کو بدبو آنی بند ہو جاتی ہے۔ کیا بدبو وہاں سے ختم ہو گئی؟ نہیں! بلکہ وہ بدبو اسکے جسم اور دماغ کا حصہ بن گئی جس کی وجہ سے اس کو محسوس نہیں ہو رہی۔۔ بالکل اسی طرح انسان کو کسی گناہ کا کام کرتے ہوئے شروع میں بہت شرم محسوس ہوتی ہے لیکن اگر وہ برا کام نہ چھوڑے تو اس کے اندر سے برائی محسوس کرنے کی حس ختم ہو جاتی ہے اور وہ فحش کام اسے محسوس نہیں ہوتا۔

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے اندر سے حیاء ختم ہو جائے تو جو چاہے مرضی کرو۔ (بخاری: 6120)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ایسی حیاء کرو جیسی کہ کرنی چاہئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! کہ ہم تو اللہ سے حیاء کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے حیاء کرنے کا

مطلب یہ ہے کہ سر اور سر میں آنے والے افکار وخیالات کی نگرانی کرتا رہے اور پیٹ اور جو کچھ اس میں بھرا ہوا ہے اسکا خیال رکھے اور موت اور موت کے بعد قبر میں آنیوالی حالت کو یاد رکھے۔ جس نے یہ کچھ سمجھ لیا اس نے اللہ سے حیاء کا حق ادا کر دیا۔ (ترمذی:2458)

ہم سمجھتے ہیں کہ شاید حیاء صرف یہی ہے کہ لباس مکمل ہو، نگاہیں نیچی ہوں، لیکن حیاء کا دائرہ بہت وسیع ہے اس کا اثر انسان کے اخلاق و کردار پر پڑتا ہے۔ ایک بے حیاء انسان کے نزدیک دوسرے انسان کی کوئی اہمیت نہیں، جھگڑا کرنا، برا بھلا کہنا، آپس کے تعلقات خراب کر دینا، اس کے لئے معمولی بات ہوتی ہے۔ حیاء دراصل انسان کے اندر کی کیفیت کا نام ہے، ضمیر کا نام ہے، روح کی پاکیزگی کا نام ہے۔ جب اندر حیاء ہوتی ہے تو اس کا اظہار اس کے ظاہر پر بھی ہوتا ہے، اس کے لباس پر بھی ہوتا ہے، اس کی عادات، اس کے چال چلن، اس کے الفاظ، اس کے فقرے، اس کا رہن سہن، اس کے دوست احباب، اس کے اوقات کی تقسیم، اس کی ترجیحات گویا زندگی کے ہر شعبے میں وہ حیاء نظر آتی ہے۔

ذَكَرُوا اللهَ یعنی فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کر لینا۔۔۔ اگر انسان کسی کیچڑ یا گندگی کے اندر گر جائے تو وہاں پر وہ آرام سے بیٹھا نہیں رہتا بلکہ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ فوراً اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جتنے بھی گناہ کے کام ہیں یہ سب گندگی ہیں۔ جونہی کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو جتنی جلدی اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیا جائے اُتنا ہی اچھا ہے ورنہ یہ وقت کا فاصلہ انسان کو برائی پر اور زیادہ پختہ کر دیتا ہے۔ بعض اوقات توبہ کو ٹالنے کی وجہ سے انسان کے اندر سے برائی کا احساس تک ختم ہو جاتا ہے۔

ذکر کے 2 معنی ہیں: ❶ کسی بھولی ہوئی چیز کو یاد کرنا۔ ❷ یاد کی ہوئی چیز کو بار بار دہرانا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿152﴾ {البقرہ 2:152}

ترجمہ لہٰذا تم میرا ذکر کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور کفران نعمت نہ کرو۔

★ ......سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کی اطاعت نہیں کی دراصل اس نے اللہ کو یاد ہی نہیں کیا خواہ اس کی نمازیں اور تسبیحات کتنی ہی زیادہ ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء:276/4)

★ ......دراصل گناہوں کی صفائی اللہ کے ذکر سے ہوتی ہے۔

★ ......جتنی قرآنی اور مسنون دعائیں ہیں یا صبح وشام کے مسنون اذکار ہیں وہ سب ذکر کہلاتے ہیں

★ ...... جتنے بھی ذکر کے انفرادی یا اجتماعی غیر مسنون طریقے ہیں ان سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ان کے وہ اثرات ہو ہی نہیں سکتے جو مسنون ذکر کے ہوتے ہیں۔

★ ......ہمیں کثرت سے اللہ کو یاد کرنا چاہیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

ترجمہ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ ایک یاددہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ (11:ہود:114)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾

ترجمہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح وشام اسکی تسبیح کرتے رہو۔ (33:الاحزاب:42-41)

★......سب سے بڑا ذکر قرآن مجید ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾

ترجمہ بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم خود ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (15:الحجر:9)

قرآن مجید کو ذکر کے لحاظ سے نہایت آسان بنادیا ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾

ترجمہ ہم نے اس قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنادیا ہے۔ ہے کوئی جو اس سے نصیحت حاصل کرے؟ (54:القمر:40-32-22-17)

اس وقت ہم سب اللہ کے عذاب کا شکار ہیں صرف اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اور یہ بھی اللہ کے عذاب کی شکل ہے کہ ہم ہر وقت ذہنی طور پر پریشان رہتے ہیں۔ ذہنی سکون کھو چکا ہے۔ حتیٰ کہ رات کو سکون کی گولیاں لے کر سوتے ہیں۔ اس پریشانی میں دواؤں کے علاوہ ایک اور علاج بھی ہے جو اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے فرمارہے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾

ترجمہ وہ لوگ جو ایمان لائے، ان لوگوں کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان نصیب ہوتا ہے خبردار رہو! اللہ کا ذکر ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ (13:الرعد:28)

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿۱۴﴾ ترجمہ اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔ (20:طٰہٰ:14)

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

ترجمہ یقیناً نماز فحش (بے حیائی) اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔ (29:العنکبوت:45)

اللہ کے ذکر میں سب سے بڑی رکاوٹ: مال اور اولاد

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۞

ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ جو لوگ ایسا کریں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (63:المنافقون:9)

حدیث قدسی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اُسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ (یعنی فرشتوں کی جماعت میں) اور اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں دونوں بازو پھیلائے اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔" (بخاری:7405)

اللہ کے ذکر سے اعراض کرنے والوں کا انجام؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **1** وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۞ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۞ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۞ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۞

ترجمہ جو شخص رحمٰن کے ذکر سے تغافل برتتا ہے ہم اُس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک راستے پر جا رہے ہیں۔ آخر کار جب یہ شخص ہمارے پاس پہنچے گا تو (اپنے شیطان سے) کہے گا "کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا بُعد ہوتا (دوری ہوتی) تو تو بدترین ساتھی نکلا" (کہا جائے گا کہ) جب تم ظلم کر چکے ہو تو آج یہ بات تمہیں کچھ بھی نفع دینے والی نہیں ہے کہ تم (اور تمہارے شیطان) عذاب میں مشترک ہیں (43:الزخرف:39-36)

2 وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۞

ترجمہ اور جو شخص اپنے رب کے ذکر سے اعراض کرے گا یعنی منہ موڑے گا تو اُس کا رب اُسے سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ (72:الجن:17)

3 وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾

ترجمہ اور جو میرے ذکر (قرآن) سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا کی زندگی کو تنگ کر دیا جائے گا اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: پروردگار! دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا تو نے مجھے یہاں اندھا کیوں اٹھایا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں اسی طرح تو ہماری آیات کو، جبکہ وہ تیرے پاس آئی تھیں، تو نے بھلا دیا تھا اُسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے۔ اس طرح ہم حد سے گزرنے والے اور اپنے رب کی آیات نہ ماننے والے کو (دنیا میں) بدلہ دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔ (20:طٰہٰ:127-124)

چھٹی صفت

فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ

اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ

ترجمہ گناہوں سے توبہ کرنیوالا ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو (ابن ماجہ:4250)

★......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سانس کے اکھڑنے سے پہلے تک قبول کرتا ہے۔ (ترمذی:3537)

★......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ۔ مجھے دیکھو میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (مسلم:2702)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اس بات کو پسند کرے کہ اسکا نامہ اعمال اسے اچھا لگے تو پھر چاہئے کہ کثرت کیساتھ استغفار کرے (شعب الایمان:639)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی آدمی کی توبہ سے اس بندے سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو صحرا میں اپنی گمشدہ سواری کے ملنے سے خوش ہوتا ہے۔ (بخاری:6309)

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾

ترجمہ سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اور اللہ غفور ہے، رحیم ہے۔ (25:الفرقان:70)

وہ لوگ جن کی توبہ قبول ہوتی ہے

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

ترجمہ اللہ کے ذمے ہے توبہ قبول کرنا ایسے لوگوں کی جو کوئی بری حرکت کر بیٹھتے ہیں جہالت اور نادانی میں پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں تو یہی ہیں جن کی توبہ اللہ قبول فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ باخبر اور حکیم و دانا ہے۔ (4:النساء:17)

وہ لوگ جن کی توبہ قبول نہیں ہوتی

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾

ترجمہ اور توبہ ان لوگوں کے لیے نہیں ہے جو برے کام کیے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ ان لوگوں کی توبہ ہے جو کفر کی حالت میں ہی مر جاتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے تو ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (4:النساء:18)

ساتویں صفت

وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ کبھی دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے

★......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! معمولی اور حقیر گناہوں سے بھی بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اللہ کی طرف سے ان کی بھی باز پرس ہونے والی ہے۔ (ابن ماجہ:4243)

نوٹ گناہ پر اصرار کرنا یا استغفار کرنے کے بعد پھر وہی گناہ کرتے جانا اصل گناہ سے بڑا گناہ ہے اور جو لوگ یہ کام کریں وہ یقینا متقی نہیں ہوتے۔ ایک ہے گناہ جانتے بوجھتے کرنا اور دوسرا ہے ارادہ تو نہیں تھا شیطان نے بہکا دیا اور گناہ ہو گیا، بالکل الگ الگ معاملہ ہے۔ کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے اور اللہ تعالیٰ خطا کار کے معافی مانگنے پر صرف اسے معاف ہی نہیں فرماتا بلکہ اس سے خوش بھی ہوتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ گناہ کے بعد اس کی معافی نہ مانگنا بھی اس پر اصرار کے مترادف ہے۔

☆......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے گناہ کی معافی مانگ لی۔ دراصل اس نے ضد نہیں کی۔ (ابوداؤد:1514)

★......سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 134 اور 135 میں موجود 7 صفات جن لوگوں میں پائی جائیں گی، اللہ نے ان کے لئے اپنے پاس جو جزا تیار کی ہے وہ آیت نمبر 136 میں ارشاد فرمائی:

أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّٰتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَٰمِلِينَ ﴿١٣٦﴾

ترجمہ ایسے لوگوں کی جزاء ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں انہیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیسا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔ (3:آل عمران:136)

★......ہم اپنے آپ کو عملی طور پر بدلیں۔ ہمارے ہر عمل کا حاصل اللہ کی رضا اور جنت کا حصول ہو۔ ہم صرف قولی شہادت نہ دیں بلکہ عملی شہادت دیں کیونکہ جنت خالی گفتگو سے، خواہشوں سے، ارادوں سے اور تمناؤں سے نہیں ملا کرتی بلکہ نیک اعمال سے ملتی ہے۔

★......اس پورے مضمون میں خاص بات یہ ہے کہ شروع میں بھی جنت کا ذکر ہے اور آخر میں بھی جنت کا ذکر ہے اور درمیان میں 7 ایسے کام بتائے جو کہ جنت میں لے جانے کا سبب بن جائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

پوری کتاب میں حوالہ جات المکتبۃ الشاملۃ سے لئے گئے ہیں

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ